© rasailojaraid.com

اور صنف نازک کے حسن جسمانی کے بارے میں ہیں۔ اشعار جو پہیلیوں یا چیستانوں پر مشتمل ہیں یہ بھی رائج الوقت صنف تھی اور بڑا موثر حربہ، جیسے فراق یار اور اسی قدر دوست کی کج ادائیوں پر ناراضی سے متعلق چند شعروں میں محبوب کے دیئے ہوئے پھولوں کی صحبت میں شب باشی کا دل کش نقشہ پیش کیا ہے کچھ میں ان نفسیاتی و عضوی تاثرات کی عکاسی ہے جو اغیار کے سامنے محبوبہ کی ملاقات سے پیدا ہوتے ہیں متعدد اشعار گانے بجانے سے دلچسپی، امرد کاتبوں سے دلچسپی کے مشعر ہیں۔

توقیعات چونکہ سرکاری احکامات ہیں، خطوط و کلام بھی چونکہ ایک ذمہ دار اور باوقار آدمی کے قلم اور زبان سے نکلے ہیں اس لئے وہ متانت و راستبازی کے مظہر ہیں۔

ہم یہاں ایسے اشعار کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جن سے اس کی سیرت و ماحول پر روشنی پڑتی ہے

۱۔ جب مامون نے احمد کو وزیر مقرر کیا تو ایرانی عید نوروز کے موقع پر احمد نے دس لاکھ درہم یعنی پانچ لاکھ روپئے کا ایک تحفہ اس کو بھیجا اور چند شعر لکھے جن کا ترجمہ ذیل میں ہے نوروز یا مہرجان ان کسروی تہواروں میں ایک تھا جن کو عباسی حکومت نے اختیار کر لیا تھا۔ تحفے دینے کی رسم بھی ایران سے آئی تھی اور اس رسم سے بڑے بڑے بڑے ناجائز کام نکالے جاتے تھے۔ درحقیقت یہ ایک مہذب رشوت تھی جو بڑے لوگوں کو دی جاتی تھی۔ جو لوگ تحفے قبول کرتے ایک طرف تو ان کی حس برتری اور انانیت کو لطف آتا دوسری طرف اخلاقاً تحفے دینے والے کے ساتھ محابات و نرمی برتنے پر مجبور ہوتے۔ تحفہ دینے والا اگر افسر ہوتا تو سرخروئی اور خود غرضی کے نشہ میں تحفہ کی قیمت الکمیت اور کیفیت بڑھانے کے لئے ماتحتوں کو خوب کھسوٹتا اور یہ ماتحت ٹیکس دینے والوں کو ظلم، بے ایمانی فرائض سے بے توجہی اس کے نتائج تھے جس میں لونڈیاں گانے بجانے اور عشوہ طرازی میں ماہر خصی لڑکے خاص طور پر تحفے میں دیئے جاتے خراسان کے گورنر نے بقول مصنف مروج الذہب (اقتباس از ضحی الاسلام ۱۹/۱) خلیفہ متوکل کو ایک سو نادر غلام اور سو لونڈیاں تحفہ میں بھیجی تھیں۔

غلام پر ایک حق ہے جو وہ ادا کر کے رہے گا چاہے آقا کتنا ہی ذی جلال اور پر عظمت کیوں نہ ہو

(۲)، کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم اللہ کو اس کا دیا ہوا مال تحفہ میں دیتے ہیں اگرچہ وہ بے نیاز ہے [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبول کر لیتا ہے۔ اگر شاہ کو اس کی قدر کے مطابق ہدیہ دینے کی کوشش کی جائے تو سلطنت اپنی وسعت و ظرف کے باوجود اس کا حق نہیں ادا کر سکے گا۔

(۱) ایک ہم سے آدمی اسحاق بن سعید کی ہجو۔

مجھ سے قطع محبت کر کے مجھ سے دور ہو کر اور انحراف برت کر مجھ پہ احسان کرو اور جب اپنے محبوب کو تنہائی میں پیار کرو تو خوب میری برائی کرنا اور زانی کے لفظ سے کم میرے لئے استعمال نہ کرنا، میں نے حد زنا سے تم کو امان دی۔[۱]

(۲) محبوب کے ہاتھ کا پھول:۔

کل تم نے اپنے ہاتھ سے نرگس کا پھول دیا رات بھر وہ میرا ہم بستر اور مونس رہا۔ اللہ نے رات کی تاریکی میں میرے لئے ایک جلیس نشاط فراہم کر دی جب اس کی مہک آتی میں کہتا میرے محبوب کی سانس ہے۔

(۳) ایک امرد کاتب محمد بن سعید کے بارے میں:۔

(۱) محمد بن سعید جو گردن موڑتے وقت سارے جہان سے زیادہ حسین ہو جاتا ہے مجھ سے روٹھ گیا ہے۔ (۲) بغیر کسی قصور کے مجھ سے منحرف ہو گیا، اس کا سبب پندار حسن کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

(۴) محمد بن سعید مذکور[۲] احمد کے سامنے بیٹھ کر دفتر میں لکھا کرتا تھا ایک دن احمد نے دیکھا کہ اس کے چہرہ پر روئیں نمودار ہو گیا ہے اس نے ایک پرچہ پر یہ شعر لکھ کر محمد کے سامنے ڈال دیا:

اے سہالو، خدا تمہارا برا کرے تم نے اس کے چہرہ کو ماتمی لباس پہنا دیا۔

(۲) تم نے اس کے رخساروں کی سرخی پر حملہ کر کے کالا کر دیا۔

لڑکے نے پرچہ کے نیچے لکھ دیا: جناب کو خدا مجھ سے بہتر بدل عطا کرے گے۔

(۵) فراق کا ایک سین:

---

[۱] صولی ص۲۹ [۲] دار شاد ۱/۱۷۰ محمد بن حمید [۳] صولی ص۸۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جدائی سے پہلے جدائی آسان تھی آئی تھی پھر وہ زہر قاتل بن گئی۔

(۲) جدائی کے وقت آنسو اس کے رخسار پر اس طرح تھے جیسے اوس سرخ گلاب پر گر پڑی ہو۔

(۷) احمد مامون کی لونڈی مونسہ سے التفات برتتا تھا۔ مامون کسی بات پر اس سے رو ٹھ گیا اور بادشاہ سفر کو سے شماسیہ چلا گیا اور مونسہ کو ساتھ نہ لیا۔ مونسہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اس نے احمد کے پاس چارہ جوئی کے لئے قاصد بھیجا۔ احمد کو جب حقیقت کا علم ہوا تو گھوڑے پر سوار ہو کر شماسیہ گیا اور مامون کے دارو غہ در سے کہلوا بھیجا کہ میں بحیثیت پیغامبر آیا ہوں۔ مامون نے اندر بلا کر پوچھا کیا پیغام ہے۔ جس نے اپنے یہ شعر مونسہ کی طرف سے پڑھ سنائے۔ مامون کی ناراضی دور ہو گئی اور مونسہ کو اس نے شماسیہ بلا لیا:-

(۱) آپ کی خفگی پہلے پوشیدہ تھی آج رجب کا آپ مجھے چھوڑ کر شماسیہ چلے گئے، صاف صاف کھل گئی۔

(۲) دشمنوں کے دل کی آرزو پوری ہوتی یہ دیکھ کر میں رہ گئی آپ چلے گئے

(۳) مان لیجئے مجھ سے بھی زیادتی ہوئی لیکن آپ تو ہمیشہ زیادتی سہتے، درگذر کرنے اور مہربانی سے پیش آنے کے عادی رہے ہیں۔

(۸) احمد کو اپنے دفتر کے ایک حسین کاتب سے محبت تھی۔ کسی دوست نے اس کو ملامت کی تو اس نے یہ شعر کہا:-

وہ اگر میرا چہیتا ہے تو ملامت نہ کرو، کیونکہ ملامت دوست کے شایان شان نہیں

اس لڑکے کو احمد نے کئی دفعہ میں دس لاکھ درہم یعنی تقریباً پانچ لاکھ روپے انعام دئے تھے۔

امرد پرستی کو مستند سنت کی حیثیت رشید کے جانشین امین نے عطا کی تھی اس کے بارے

طاسول ۲۰۵ تا ارشاد الاریب ۵ ص ۱۵۷ تا ارشاد الاریب ۳ ص ۱۹۶ ۲ ملک بہتر ہو گا کہ مثل مشغولی اس طرح کے عنوانات سے غیر معمولی شغف کا اظہار نہ کرنے۔ (ادارات)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں طبری نے یہ الفاظ لکھے ہیں: جب محمد یعنی امین خلیفہ ہوا (۱۹۳ھ) اور اپنے بھائی مامون کو اپنی خلافت تسلیم کرنے کے لئے لکھا اور اس نے تسلیم کرلی تو اس نے حسین خصی لڑکوں کے کھوج میں لگا بھیجے اور ان کو بڑی بڑی قیمتیں دے کر خریدا اور کھانے پینے امر و نہی (معاملات حکومت) کے سارے امور ان کے سپرد کر دئے اور ان کی ایک ملشیا تیار کی جس کا نام جرادیہ رکھا، دوسری ملشیا حبشی غلاموں کی بنائی اور اس کا نام غرابیہ رکھا اور آزاد عورتوں اور لونڈیوں کو نظرانداز کر دیا حتیٰ کہ ان کی عصمت معطل ہوگئی۔ یہ سنت بمصداق الناس علی دین ملوکھم (لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریق پر چلتے ہیں) حرم خلافت سے نکل کر فروغ پانے لگی اور اس کا ایک فلسفہ تیار ہوا احمد بھی اس سنت کا مقتول تھا اور شاید اپنی خواہش کے علی الرغم۔ ماحول کی ہوائیں جو زہر سرایت کر گیا تھا اس کے اثر سے وہ کیونکر بچ سکتا تھا۔

خلافت عبّاسیہ

جلد اوّل

تاریخ ملّت کا پانچواں حصہ جس میں نو عبّاسی خلفاء سفّاح، منصور۔ مہدی، ہادی، ہارون امین، مامون، معتصم، اور واثق باللہ کے سوانح حیات ایک خاص اسلوب سے جمع کئے گئے ہیں خلافت عبّاسیہ کا یہی دور حقیقت میں دورِ عروج تھا اور اس دور میں عبّاسی خاندان کی قوت و اقتدار کا رعب تمام ہمسایہ سلطنتوں پر چھایا ہوا تھا کتاب کے اس حصہ میں آپ کو نہ صرف ان عظیم الشان خلافتوں کے جامع و مستند حالات و واقعات ملیں گے بلکہ ہر خلیفہ کے عہدِ حکومت اور اس کے علمی مذہبی، تمدنی، اور اصلاحی کارناموں پر دلپذیر تبصرہ بھی ملے گا جس سے مسلمانوں کی سب سے بڑی حکومت کے مرکز بغداد کی عظمت کا نقشہ آنکھوں میں گھوم جاتا ہے صفحات ۴۴۴ قیمت غیر مجلد مجلد للعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادب المفرد امام بخاری کی ایک گراں قدر شرح

از

(مولانا ابو محفوظ الکریم صاحب معصومی استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

امام الائمہ ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن مغیرہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے امت مسلمہ تا قیامت فیض یاب ہوتی رہے گی، دنیائے اسلام میں امام صاحب کی تصنیفات کو خاص اہمیت و مزیت حاصل ہے، الجامع الصحیح کے علاوہ آپ کی مختلف تصانیف[1] ہیں جن میں سے بعض شائع ہو چکی ہیں اور اکثر و بیشتر غیر مطبوع یا مفقود ہیں۔

---

[1] تصانیف کی فہرست مع اسماء رواۃ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ الادب المفرد : راوی احمد بن محمد الجلیل (بلیم) البزار

۲۔ بر الوالدین : بروایت محمد بن دلویہ الوراق

۳۔ التاریخ الکبیر : یہ کتاب اٹھارہ برس کی عمر میں ضریح نبوی کے پاس چاندنی شب میں تصنیف کی گئی، اس کے دو راوی ابو احمد محمد بن سلیمان اور ابو الحسن محمد بن سہل منسوی قابل ذکر ہیں دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے۔

۴۔ التاریخ الاوسط : بروایت عبداللہ بن احمد بن عبدالسلام الخفاف و زنجویہ بن محمد اللباد اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں موجود ہے۔

۵۔ التاریخ الصغیر : راوی عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن الاشقر (الہ آباد میں چھپی ہے)

۶۔ خلق أفعال العباد : امام بخاری اور محمد بن یحیی ذہلی المتوفی ۲۵۸ھ علی اصح الاقوال، کے درمیان بعض مباحث سے متعلق رسالہ راوی یوسف بن ریحان بن عبدالصمد اور فربری (دہلی میں طبع ہوئی ہے)

۷۔ کتاب الضعفاء : راوی ابو بشر محمد بن احمد بن حماد دولابی، ابو جعفر مسیح بن سعید اور آدم بن موسیٰ مذکورہ بالا کتابیں علامہ ابن حجر عسقلانی کے مرویات سے ہیں دوسری تصانیف کے نام ائمہ و اعیان نے ذکر کئے ہیں۔

۸۔ الجامع الکبیر : ابن طاہر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ المسند الکبیر۔

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام صاحب کی وہ تصانیف جن کی طباعت ہو چکی ہے ان میں سے ایک الادب المفرد ہے جس کا نام ابن الندیم نے کتاب الادب اور حاجی خلیفہ نے ادب المفرد بتایا ہے، امام سیوطی نے اسی کتاب کے منتخب اجزاء کا نام المنتقی من الادب المفرد رکھا تھا

الادب المفرد مصر سے چھپ کر شائع ہے لیکن اس کی تصحیح و تسوید میں بہت کم اہتمام کیا گیا ہے بنا بریں سخت ضرورت تھی کہ اس کی صحیح علمی خدمت کی جاتی، الحمد للہ کہ اس خدمت کا بار گراں ملک کے گرامی قدر فاضل مولانا شاہ فضل اللہ نزیل حیدرآباد دکن نے اپنے سر لیا اور ایک مدت کی پیہم سرگرمی کے بعد اس کی ایک محقق و متین شرح پیش کی ہے، کتاب کا نام "فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد" ہے۔

شارح کی عرق ریزی، محنت شاقہ، اور عالمانہ تحقیقات کا اندازہ اہلِ ذوق حضرات ہی کر سکتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) (۱) التفسیر الکبیر: اس کا ذکر فربری نے کیا ہے۔

(۲) کتاب الاشربۃ: دارقطنی نے المؤتلف والمختلف میں ذکر کیا ہے۔

(۳) کتاب الھبۃ: اس کا ذکر امام بخاری کے وراق محمد بن ابی حاتم نے کیا ہے

(۴) اسامی الصحابۃ: ابوالقاسم ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن مندہ نے اس کی روایت بطریق ابن فارس کی ہے، ابوالقاسم بغوی نے معجم الصحابہ میں اور ابن مندہ نے کتاب المعرفۃ اور کتاب الوحدان میں اس سے مدد لی ہے

(۵) کتاب المبسوط: خلیلی نے کتاب الارشاد میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا کہ اس کے راوی مہیب بن سلیم ہیں۔

(۶) کتاب العلل: ابن مندہ نے اس کی روایت بطریق محمد بن عبداللہ بن حمدون عن ابی محمد عبداللہ بن الشرقی عن البخاری کی ہے

(۷) کتاب الکنی: ابو احمد الحاکم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۸) کتاب القراءۃ خلف الامام: راوی محمود بن اسحٰق الخزاعی

(۹) کتاب الفوائد: امام ترمذی نے کتاب المناقب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۰) رفع الیدین فی الصلاۃ: راوی الخزاعی مذکور۔

(۱۱) کتاب السنن فی الفقہ: فہرست ابن الندیم ص۲۳۰ مصری۔

(۱۲) قضایا الصحابۃ والتابعین: التاریخ الکبیر سے پہلے کی تصنیف ہے، مقدمہ فتح ص۴۹۲، خطیب بغدادی کا ... فہرست ص۲۳۰ مصری، کشف الظنون ۱/۲۲۲ د ... صحیح نام الادب المفرد ہے چنانچہ منتقی السیوطی کے سرورق پر یہی نام ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں، یہ شرح ہند اور بیرونِ ہند کے اکابر علماء مثلاً مولینا سید یوسف بنوری، علامہ مفتی عتیق الرحمن، علامہ عبد العزیز میمن، سید سلیمان ندوی، سید مناظر احسن گیلانی، ڈاکٹر ایف، کرنکو اور دیگر شخصیات بارزہ سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔

کتاب شروع سے اخیر تک یکساں طور پر مبسوط تحقیقات سے آراستہ ہے، شارح نے تفہیم، تخریجِ احادیث، اور ایضاحِ مطالب کے ساتھ ہر حدیث کی سند اور متن پر حسبِ ضرورت محققانہ کلام کیا ہے جس سے معانی و مطالب کا ہر پہلو جھلک اٹھا ہے، رجال و سنن اور دیگر علم و فن کی مستند مطبوعہ و غیر مطبوعہ نادر کتابوں کے حوالے بکثرت دیتے ہیں ذیل میں شرح کے بعض اقتباسات بطور نمونہ ہدیۂ ناظرین ہیں کہ ان کو بھی اس کی اہمیت و خصوصیت کا اندازہ ہو جائے۔

(الف) مبحث تقبیل الایدی والارجل: امام بخاریؒ نے الادب المفرد کے متفرق مقامات میں اس مبحث سے متعلق احادیث بیان کی ہیں شارح نے ان سب کو اور اس مضمون کی دوسری احادیث و آثار کو جو مختلف کتابوں میں مذکور ہیں یکجا کر دیا ہے، اور ہر حدیث و اثر پر لہ و ما علیہ نقادانہ کلام کیا ہے اس طرح اس مسئلہ کی پوری تنقیح و توضیح ہو گئی ہے۔ پوری بحث فل اسکیپ سائز کے اٹھائیس صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے، بہ قصدِ اختصار اس طویل بحث کا صرف ایک پیراگراف پیش کیا جاتا ہے۔

حدثنا قیس بن حفص قال حدثنا طالب بن حجیر العبدی قال حدثنی هود بن عبد الله بن سعد سمع جده مزیدة العبدی قال جاء الاشج یمشی حتی اخذ بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلها "الادب المفرد"

اس حدیث کی تخریج امام بخاری نے کتاب التاریخ (۴/۲/۳۱) میں بھی کی ہے کتاب التاریخ میں یہ الفاظ ہیں:۔

اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت الیہ فقبلت یدہ	(ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں حضور کے قریب پہنچا اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

© rasailojaraid.com